احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 12 جولائی 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 12 جولائی 2012ء 21 شعبان 1433 ہجری 12 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 162

خلافت کا وعدہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (النور:57,56)

خلافت کی تائیدونصرت اور قبولیت دعا پر مشتمل اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اور واقعات کا تفصیلی ذکر

ہمیشہ یاد رکھیں خلافت کا انتخاب خدا تعالیٰ کا انتخاب ہے

دنیا کی مختلف قوموں میں خلیفہ وقت سے یکساں پیار اس کے منجانب اللہ ہونے کی علامت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب فرمودہ 8 جولائی 2012ء برموقع جلسہ سالانہ کینیڈا

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 36 ویں جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء کے آخری روز مسی ساگا انٹاریو کینیڈا میں مورخہ 8 جولائی 2012ء کو پراثر اور دلپذیر اختتامی خطاب فرمایا۔ تلاوت ونظم کے بعد حضور انور نے اعزاز حاصل کرنے والے طلباء کو میڈلز پہنائے اور سرٹیفیکیٹس سے نوازا۔ اس مرتبہ کینیڈا اور دیگر ممالک سے بڑی تعداد میں عمائدین اور سرکاری و دیگر شعبہ جات سے متعلقہ اہم شخصیات تشریف لائی تھیں۔ ان کا تعارف پیش کیا گیا اور ان میں سے چند نے سٹیج پر آکر اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ پاکستانی وقت کے مطابق رات 10 بجے حضور انور نے اپنے پُر معارف خطاب میں خلافت سے متعلقہ بہت اہم نکات پر مشتمل خطاب ارشاد فرمایا۔ یہ خطاب ایم ٹی اے کے ذریعے پوری دنیا میں LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آغاز میں سورۃ نور کی آیت نمبر 56 تلاوت کی اور فرمایا۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے، اس سے واضح ہو گیا ہوگا کہ جس مضمون کو میں آج بیان کرنے لگا ہوں وہ خلافت سے متعلق ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ یہ مضمون جتنی اہمیت کا حامل ہے اتنی اس پہ توجہ نہیں دی جاتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ چند سالوں میں اس مضمون کو جماعت کے مختلف اجتماعوں اور جلسوں پہ بیان کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ہمارے علماء کو بار بار اس مضمون کو سامنے رکھنا چاہئے۔ کم از کم دنیا میں ہر جلسے میں خلافت کے موضوع پر کسی نہ کسی عنوان کے تحت تقریریں ہونی چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا آج جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اور تائیدات ہیں۔ بعض لوگ، بعض فتنے پیدا کرنے والے ابھی بھی ایسے ہیں چند ایک ملک میں جو لوگوں کے دلوں میں بعض دفعہ بے چینی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کا تو انتخاب ہوتا ہے۔ پھر یہ خدا کس طرح خلیفہ بناتا ہے، یہ تو بندوں کا انتخاب ہے۔ یا پہلے اگر یہ بندوں کا انتخاب نہیں تھا تو اب یہ انتخاب کیوں ہو گیا ہے۔ فرمایا یہ عجیب منطق ہے اس کی سمجھ نہیں آتی کہ پہلے تھا تو اب خدا تعالیٰ کا انتخاب کیوں نہیں ہے۔ اگر پہلے خدا تعالیٰ کا انتخاب تھا تو اب بھی خدا تعالیٰ کا انتخاب ہی ہونا چاہئے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ نہ یہ پہلے کبھی بندوں کا انتخاب تھا نہ اب ہے اور نہ آئندہ کبھی انشاء اللہ ہوگا۔ یہ انتخاب خدا تعالیٰ کا انتخاب ہے اور یہ آیات جو تلاوت کی گئی ہیں، اس بات کو کھول کر بیان کرتی ہیں۔ یہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ خلافت کا نظام قرآن شریف سے بھی پتہ لگتا ہے۔ انبیاء کو بھی قرآن کریم نے خلیفہ کہا ہے۔ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ ؑ کے بعد جو نبی آئے ان کی شریعت کو جاری رکھنے والے آئے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کہا اور پھر جو نبی کے بعد نبی کے نظام کو چلانے کے لئے آتے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس انتخاب کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا معیار اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر کر دیا کہ مومنین کے دل اس طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ جب خلیفہ کا انتخاب ہوتا ہے اور جماعت احمدیہ اس بات کی گواہ ہے۔ ایم ٹی اے کی آنکھ نے ان کو 2003ء میں دکھا دیا تھا اور پھر بیعت کرنے والے جان و دل سے اس کی اطاعت بھی کرتے ہیں۔ دنیائے احمدیت اب اس قدر وسیع ہو چکی ہے کہ دنیا میں رہنے والے مختلف قوموں کے لوگ، دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگ جہاں تک سڑکیں بھی نہیں جاتیں، جہاں بجلی کی سہولت بھی نہیں، جہاں پانی کی سہولت بھی نہیں وہاں بھی آپ جائیں تو خلیفۂ وقت سے پیار اور محبت کا اظہار ان لوگوں میں دیکھیں گے۔ پس یہ دلیل ہے اس بات کی کہ دلوں میں جو پیار پیدا کیا ہے یہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے انتخاب کی ہی وجہ سے ہوا ہے۔ پھر نبی کے کام اللہ تعالیٰ خلافت کے لئے اپنی تائیدات کے ذریعہ آگے بڑھاتا ہے اور آج جماعت احمدیہ پر کوئی یہ انگلی نہیں اٹھا سکتا کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ کی

باقی صفحہ 2 پر

''میری زندگی میں الفضل کا کردار''

کے عنوان سے احباب کو مضمون لکھنے کی دعوت

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ روزنامہ الفضل کو 18 جون 2013ء کو 100 سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس ایک صدی میں الفضل خلافت احمدیہ کی آواز اور جماعت احمدیہ کا ترجمان ہونے کے گرانقدر فرائض سرانجام دیتا چلا آیا ہے۔ الفضل کی صد سالہ جوبلی کے اس مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ادارہ ایک تاریخی دستاویزی صد سالہ نمبر شائع کر رہا ہے اس وقیع اور ضخیم نمبر میں معین عناوین پر مضامین کے علاوہ احباب جماعت کو ''میری زندگی میں الفضل کا کردار'' کے عنوان پر عمومی طور پر لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ احباب اپنی یادوں کو مجتمع کریں۔ الفضل سے آپ نے، آپ کے قریبی دوستوں، رشتہ داروں اور احباب جماعت نے جو دینی، دنیوی اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے فائدہ اٹھایا ہے ان باتوں کو اس مضمون میں شامل کریں۔ الفضل آپ کے گھر میں کب سے آتا ہے۔ آپ کے بزرگ اور اب اس کو سب گھر والے کس طرح دلچسپی سے پڑھتے اور دینی تعلیمات و خلفاء سلسلہ کی تحریکات، ارشادات اور پیغامات پر عمل کر کے برکات حاصل کرتے ہیں۔ یہ تاثرات پر مبنی مضمون جلد از جلد ایڈیٹر کے نام بھجوا دیں۔ اگر مضمون کمپوز کیا ہو تو اس کی سافٹ کاپی بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

پوسٹل ایڈریس: دفتر روزنامہ الفضل دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) 35460
ای میل: editor@alfazl.org
فون نمبر: 0476213029

خطبہ نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جماعت کو اطاعت خلافت کا سبق دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ نکاح فرمودہ 23 اکتوبر 2010ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23/اکتوبر 2010ء بروز ہفتہ بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں جس نکاح کا اعلان کرنے لگا ہوں، یہ عزیزہ اقراء عمر بنت مکرم سمیع عمر صاحب لندن کا ہے جو عزیزم بلال احمد ابن مکرم میر داؤد احمد صاحب امریکہ کے ساتھ طے پایا ہے اور حق مہر بیس ہزار یو ایس ڈالرز ہے۔

ایجاب و قبول کروانے کے بعد فریقین کا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:۔ میاں سمیع عمر صاحب میاں عبدالسلام عمر صاحب کے بیٹے ہیں اور اس لحاظ سے جو بچی ہے یہ ان کی پوتی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی پڑپوتی ہے اور عزیزم بلال احمد، ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ اور امۃ البصیر صاحبہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نواسی ہیں، ان کے بیٹے ہیں۔ ان کی نانی کا نام صاحبزادی امۃ الرشید بیگم ہے۔ اور اس خاندان کا میرا خیال ہے کہ لڑکی کی طرف سے تیسری اور لڑکے کی طرف سے چوتھی نسل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے تعلق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی بیٹی امۃ الحئی صاحبہ جو تھیں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عقد میں آئی تھیں۔ ان سے دوسری شادی ہوئی تھی۔ یہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم ان کی بیٹی ہیں اور اس طرح صاحبزادی امۃ الرشید حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی نواسی بھی ہیں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ساتھ اس خاندان کا یہ رشتہ تیسری اور چوتھی نسل میں جا کے دوبارہ جڑ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا مقام جماعت میں ہر ایک کو پتہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کے بارہ میں فرمایا کہ یہ میرے ساتھ اس طرح چلتے ہیں جس طرح دل کے ساتھ نبض۔ پھر ایک فارسی شعر بھی ہے کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا حضرت مسیح موعود کی نظر میں یہ مقام تھا۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے جماعت کو اطاعت خلافت کا ایک اور سبق دیا۔ ایک عظیم سبق دیا اور جماعت کو جس طرح سنبھالا ہے وہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں خلافت کی ویسی اطاعت کرنی چاہئے جس طرح مردہ غسال کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس کا اپنا کچھ نہیں ہوتا۔ جس طرف وہ نہلانے والا مردے کو حرکت دیتا ہے اس طرف وہ حرکت کر جاتا ہے۔ تو یہ اطاعت کے معیار تھے جو آپ نے جماعت میں قائم کرنے کی کوشش فرمائی اور نصیحت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اللہ کرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی اولاد بھی اس مقام کو سمجھنے والی ہو اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو خونی رشتہ سے منسوب ہو رہے ہیں وہ بھی اپنی ذمہ داری کو اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو سمجھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اب دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے شرف مصافحہ بخشا۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

بقیہ صفحہ 1 حضور انور کا اختتامی خطاب

ترقی کی رفتار پیچھے کی طرف جا رہی ہے یا رک گئی ہے بلکہ آج مخالفین بھی یہ اعتراف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کی رفتار پہلے سے بڑھ کر ہے اور بڑھتی چلی جا رہی ہے اور دنیا میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ پس یہ دلیل ہے اس بات کی کہ یہ انتخاب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ تمام تر جو نامساعد حالات آتے ہیں۔ خلافت کی چھاؤں میں لوگوں کو سکون اور امن ملتا ہے اور اس کا اظہار بہت سی جگہوں پر لوگ خود بھی کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خلیفۂ وقت اللہ تعالیٰ اور خدائے واحد کی عبادت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جس مقصد کے لئے اس زمانہ میں دین کی ترویج کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے۔ پس کبھی آپ یہ نہیں دیکھیں گے کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی ایسا حکم آیا ہو جس میں نعوذ باللہ خدائے واحد کی عبادت میں کمی کی طرف کسی بھی طرح کا اظہار کیا گیا ہو۔ بلکہ احباب جماعت کو بار بار یہی تلقین کی جاتی ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھاؤ اور یہ ہی بہت بڑا کام ہے، کیونکہ تمام طاقتوں کا سہارا، انسان کو پالنے والا، انعامات سے نوازنے والا خدا تعالیٰ ہی ہے اور اس کی شکر گزاری کے طور پر بھی ہر ایک کو عبادت کرنی چاہئے۔ پس یہ بھی ایک پہلو ہے جو خلیفہ کے خدا کی طرف سے ہونے کی تائید کرتا ہے اور پھر خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تائیدات نظر آتی ہیں۔ پس یہ چیزیں ظاہر کرتی ہیں کہ خلافت کا انتخاب گو چند لوگوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن یہ انتخاب خدا تعالیٰ کا ہے جو دلوں میں ڈالتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ کی تائیدات میں سے یہ بھی دیکھ لیں کہ خلافت کے مقابلہ پہ کوئی بھی شخصیت یا حکومت جب بھی کھڑی ہوئی ہے تو خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت یہ اعلان کرتی ہے کہ یہ بندہ بے شک کمزور ہے، کم علم ہے، کم طاقت ہے اور تمہاری نظر میں تقویٰ و طہارت سے عاری ہے لیکن اب یہ میری پناہ میں ہے اور جو بھی اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ تباہ ہو جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا میں تو اللہ تعالیٰ کی پناہ اور اس کی تائیدات کے جلوے ہر روز بڑی شان سے پورے ہوتے دیکھتا ہوں اور نہ صرف میں بلکہ ہر احمدی جو ایمان سے پر ہے اور دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے اور خلافت کی تائید کے نظارے دکھاتا ہے اور پاک فطرت لوگوں کی رہنمائی بھی فرماتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ پر طلوع ہونے والا ہر دن اس بات کی تائید کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ خلافت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اس لئے کہ یہ خدا تعالیٰ کا انتخاب ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ اپنے انتخاب کی غیرت رکھتا ہے۔ پس جماعت کی ترقی خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ خلافت سے متعلق آنحضرت ﷺ کی حدیث حضور انور نے بیان فرمائی اور حضرت مسیح موعود کا ارشاد پیش فرمایا جس میں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے اس ارشاد میں نبوت اور خلافت کی دونوں قدرتوں کے بارے میں تفصیل سے جماعت کو آگاہ فرمایا ہے۔

فرمایا جماعت احمدیہ کا آج 200 ممالک میں قائم ہونا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خلافت احمدیہ ایک سچی خلافت ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس وقت میں اس بارے میں زیادہ علمی بحث نہیں کرنا چاہتا، ہاں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں، جس سے خدا تعالیٰ کے اپنے انتخاب کی تائید کا اظہار ہوتا ہے، میں نے چند نومبائعین کے واقعات لئے ہیں جس سے خلافت کی تائید و نصرت، قبولیت دعا، تسکین قلب اور ایمان میں پختگی کا اظہار ہوتا ہے۔ حضور انور نے مختلف ممالک کے نو مبائعین کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جن سے خلافت سے وابستگی اور عشق محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ واقعات جو میں نے بیان کئے ہیں ایک مومن کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ سعید فطرت کی آنکھیں کھولنے کے لئے بھی کافی ہیں۔ اور یہ خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید اصل میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہے۔ پس بعض لوگ جو اپنے آپ کو بڑا یا عالم یا عقلمند سمجھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہی لیکن خلافت احمدیہ پر بعض اعتراض بھی کر دیتے ہیں۔ دراصل وہ حضرت مسیح موعود کی صداقت پر اعتراض کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وابستہ رہنے اور خلیفۂ وقت کی طرف سے ملنے والی ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایمان و اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے، اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ اپنی حفاظت میں رکھے اور خیر سے اپنے گھروں میں جائیں۔ خطاب کے بعد حضور انور نے اختتامی دعا کرائی۔ بعدۂ فرمایا حاضری کے بارے میں بتا دوں اس دفعہ جو رپورٹ دی گئی ہے۔ 18 ہزار پانچ کل حاضری ہے 7 ہزار 800 مرد اور 9 ہزار 600 خواتین، 510 مہمان، 24 ممالک کی نمائندگی ہے۔ الحمدللہ حضور انور نے کچھ دیر نظمیں اور ترانے سماعت فرمائے اور پھر پنڈال سے باہر تشریف لے گئے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

5

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ

امریکن عمائدین سے ملاقاتیں۔ طلبہ و طالبات کے ساتھ نشست۔ فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

26 جون 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آرمی نیشنل گارڈ کے وفد سے ملاقات

ابھی ملاقاتیں جاری تھیں کہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق U.S. Military Chaplains کا 5 افراد پر مشتمل وفد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے بیت الرحمٰن میں آیا۔ یہ وفد آرمی نیشنل گارڈ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس وفد میں درج ذیل ممبران شامل تھے۔

ریٹائرڈ کرنل Normal Williams

کرنل Terry Larkin

میجر Quentin Collins

میجر جلال ملک (ایک احمدی نوجوان ہیں)

سٹاف سارجنٹ Jimmy Boss,

بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے اور اس وفد کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا۔

کرنل Normal Williams نے عرض کیا کہ حضور انور سے مل کر ہماری بہت عزت افزائی ہوئی ہے۔ حضور انور نے اپنے مصروف شیڈیول میں سے ہمیں وقت دیا ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک اعزاز ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ بحیثیت Chaplain اپنی سروسز یونیفارم میں کرتے ہیں؟ نیز آرمی میں مختلف مذاہب کے لوگ ہوں گے کیا ہر ایک کے لئے ان سروسز کا علیحدہ علیحدہ انتظام ہے۔ اس پر وفد کے ایک ممبر نے بتایا کہ ہم اپنی سروسز یونیفارم میں بھی کرتے ہیں۔ آرمی میں عیسائیوں کے بھی مختلف فرقے ہیں اور ہر فرقے کے Chaplain موجود ہیں اور مختلف مذاہب کے Chaplain ہو سکتے ہیں۔

Chaplain کا کام اور ذمہ داری یہ ہے کہ فوج میں اگر کسی فوجی نے مذہبی لحاظ سے اپنی عبادت کرنی ہے۔ اپنی مذہبی تعلیم پر عمل کرنا ہے تو یہ Chaplains اس کی مدد کرتے ہیں۔ اس کے مسئلہ کو حل کرتے ہیں اور اس کی مذہبی ضرورت کا کوئی حل نکالتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جلال ملک کا رول کیا ہے۔ اس پر موصوف کرنل نے بتایا کہ جلال ''اسلامک فیتھ لیڈر'' ہے اور مختلف امور کی انجام دہی کے علاوہ مسلمان فوجیوں کو نماز جمعہ بھی پڑھاتا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر کرنل نے بتایا کہ تمام مسلمان اس کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کے پیچھے جمعہ پڑھتے ہیں اور کوئی اختلاف والی بات نہیں ہے۔ مسلمان اس کو بہت عزت دیتے ہیں۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ کل Capital Hill میں حضور کا ایڈریس ہے۔ کیا حضور اپنے آپ کو Nervous محسوس کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ایسا بالکل نہیں ہے۔ میں نے جرمنی میں بھی ملٹری کے ایک ادارہ میں Loyalty، ملک سے وفاداری کے بارہ میں ایڈریس کیا تھا۔

کرنل Williams نے کہا کہ جب ہم کہیں کوئی ایڈریس کرتے ہیں تو بعض اوقات ہمارا ایڈریس مذہبی امور پر مشتمل ہوتا ہے اور بعض اوقات نہیں ہوتا۔ ایسے فورم پر ہم بعض دفعہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ غیر مذہبی بھی ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا ہر خطاب، ہر ایڈریس مذہبی ہی ہوتا ہے اور میں قرآن کریم کی تعلیم پر انحصار کرتا ہوں۔ قرآن کریم سے ہی اپنے خطاب کی تیاری کرتا ہوں۔ اس کتاب سے باہر نہیں جاتا۔ میں جہاں بھی، جس جگہ بھی کوئی بات کرتا ہوں، قرآن کریم کی تعلیمات کا پابند رہ کر بات کرتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ تین دن کا ہے، چار سال کے بعد یہ میرے لئے دوسرا موقع ہے کہ میں یہاں کے جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ مجھے علم نہیں کہ آپ کو دعوت دی ہے یا نہیں۔

موصوف کرنل نے حضور انور سے دریافت کیا کہ ہمارے ملک کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ ملے ہیں بہت اچھے ہیں۔ دوستانہ ماحول میں باتیں ہوتی ہیں۔ باقی میں نے شکاگو (Chicago) سے یہاں واشنگٹن کا سفر بذریعہ سڑک کیا ہے۔ ملک خوبصورت ہے۔ لینڈ سکیپ خوبصورت ہے میں پسند کرتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں ساری دنیا میں یہی پیغام دیتا ہوں کہ ہر قوم دوسری قوم کی عزت کرے۔ ہم تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ تمام انبیاء، تمام مذاہب کے بانی اور پھر ان کے پیروکاروں کی عزت کرنی چاہئے۔ اگر ہر قوم دوسری قوم کی عزت کرے تو پھر امن قائم ہوگا اور بدامنی اور فساد ختم ہو جائے گا۔ یہی (دین) کا حقیقی پیغام ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیسے مسلمانوں کو اکٹھا کیا جائے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی اور فرمایا تھا کہ ...... کے 73 فرقے ہو جائیں گے اور ان میں سے صرف ایک فرقہ ایسا ہوگا جو ہدایت پر ہوگا اور ...... کی سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہوگا۔ ہم سمجھتے ہیں اور ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے اس پیشگوئی کے مطابق ہم ہی وہ فرقہ ہیں جو صحیح راستہ پر ہے ہم دوسرے ...... کو بھی اس راستہ پر لانا چاہتے ہیں۔ جب تک ...... صحیح راہ پر نہ آجائیں وحدت نہ ہوگی۔

اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے ملینز میں داخل ہو چکے ہیں اور بعض ممالک میں 90 فیصد ہمارے ممبر دوسرے مختلف فرقوں سے آئے ہیں۔ مغربی افریقہ کے بعض علاقوں میں نوے فیصد احمدی عیسائیت سے ہیں۔ عیسائیت کو چھوڑ کر احمدی ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تین صدیوں سے زیادہ عرصہ نہیں لگے گا کہ احمدیت یعنی حقیقی ...... دنیا میں پھیل جائے گا۔ اللہ کرے کہ تین صدیاں نہ لگیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم دل جیتتے ہیں کوئی طاقت استعمال نہیں کرتے بلکہ دلوں پر فتح پاتے ہیں۔ بہت سے لوگ خوابوں کے ذریعہ اور نشانات دیکھ کر احمدی ہوتے ہیں۔

اس سوال پر کہ کیا حضور! پوپ سے ملے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے تو ملنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ایک پروگرام میں ہماری کبابیر جماعت کے ہیڈ امیر صاحب پوپ کو ملے تھے اور میں نے ان کے ہاتھ پوپ کے نام خط بھجوایا تھا۔ جو انہوں نے پوپ کے ہاتھ میں دیا تھا۔ اس طرح انہیں پوپ سے ملنے اور میرا خط اس تک پہنچانے کا چانس ملا تھا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آرمی نیشنل گارڈ کے اس وفد کا شکریہ ادا کیا۔ یہ ملاقات سوا بارہ بجے تک جاری رہی۔

ڈائریکٹر آف پاکستان افیئرز سے ملاقات

ایک دوسرے مہمان Mr. Tim Lender King جو یو ایس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں ''ڈائریکٹر آف پاکستان افیئرز'' ہیں، اپنی سیکرٹری کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے بیت الرحمٰن آئے ہوئے تھے۔

موصوف یو ایس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں ایک سینئر افسر ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے۔

Mr. Tim نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ہم حضور سے مل رہے ہیں اور پہلی دفعہ یہاں آ کر مل رہے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ ہم پاکستان کے بہت سے ایشوز پر کام کر رہے ہیں۔ مذہبی آزادی کے علاوہ بعض اور امور پر بھی کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ پاکستان میں لوگوں کو Confidence دیں، ان کو اعتماد دیں تو آپ بہتر طور پر کام کر سکتے ہیں اور بہتر انداز میں اپروچ کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے بعض ساتھی مسلمان ممالک ان انتہا پسندوں کو مدد دیتے ہیں

اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے اور آپ سب جانتے ہیں کہ یہ مدد باہر سے دی جا رہی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اس کو کنٹرول کریں اور آپ اس کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ آپ کے کنٹرول کرنے سے صرف پاکستان کا ہی فائدہ نہیں بلکہ انتہاء پسندی کے ختم ہونے سے ساری دنیا کا فائدہ ہوگا۔ موصوف نے کہا کہ یہ بات درست ہے کہ مختلف ذرائع سے فنڈنگ ہو رہی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا وزٹ اچھا جا رہا ہے۔ اپنی جماعت کے لوگوں سے مل رہا ہوں اور خوش ہوں۔

اب جمعہ، ہفتہ، اتوار، Harrisburg میں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ وہاں جا رہا ہوں۔ چار سال بعد جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ مجھے علم نہیں کہ آپ کو جلسہ کے لئے دعوت دی ہے یا نہیں۔

اس پر موصوف نے بتایا کہ گزشتہ سال میں آپ کے جلسہ میں شامل ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس جو فنڈنگ (Funding) ہو رہی ہے اس کو کنٹرول کریں۔ بہت سے گروپس ہیں جو اوپر سے کہیں گے کہ ہم نیوٹرل ہیں۔ غیر جانبدار ہیں لیکن وہ پیچھے رہ کر انتہا پسندوں کو تقویت دے رہے ہیں اور ان کی مدد کر رہے ہیں۔ یہ کام اگرچہ لمبا ہے اور صبر آزما ہے لیکن یہ ہوگا تو حالات بہتر ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا بلوچستان کے جو حالات ہیں بہت خطرناک ہیں۔ کل کیا ہو سکتا ہے۔ اس بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بعض قبائلی لیڈر پاکستان سے علیحدہ ہونے کی بات کر رہے ہیں اور یہ صورتحال تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ لوگ کیوں امریکہ اور مغربی طاقتوں کے خلاف ہیں۔ آپ جو پالیسی بنائیں اس میں، اس کو مدنظر رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا ڈرون حملوں نے بھی حالات اور تعلقات کو خراب کیا ہے اور صورتحال مزید خراب ہو رہی ہے۔ اس بارہ میں بھی آپ کو سوچنا چاہئے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر فرمایا کہ سب سے ضروری یہ ہے کہ پاکستان کی لیڈر شپ میں ایک مضبوط ٹیم بنائیں اور ان کو Confidence اور اعتماد دیں اور پھر بہتری کے لئے جو بھی فیصلے ہیں وہ ان پر کارروائی کرے اور عمل کرے۔ اس صورت میں ملاں کی طاقت بھی کم ہوگی اور حالات بھی بہتر ہوں گے۔

افغانستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے جو بھی ہمسایہ ملک ہے اس کا بیشک اپنا ایک رول ہے لیکن سب سے اہم رول تو امریکہ نے ہی ادا کرنا ہے۔

موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ساڑھے بارہ بجے ختم ہوئی۔ بعد میں موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔

آج صبح کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 57 فیملیز کے 357 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز کا تعلق امریکہ کی جماعتوں Potomac اور Southern Virginia سے تھا۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی اور بچوں نے اپنے آقا سے قلم اور چاکلیٹ حاصل کئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

طلباء سے ملاقات

پروگرام کے مطابق چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرحمٰن تشریف لائے اور کالج اور یونیورسٹی جانے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے میٹنگ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

بعد ازاں مکرم فہیم یونس قریشی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم جماعت امریکہ نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

سیکرٹری تعلیم کی رپورٹ

نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں درج ذیل ہدایات دی تھیں۔

i۔ سکول اور کالج جانے والے تمام طلباء اور طالبات کے کوائف اکٹھے کئے جائیں۔

ii۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول میں جو رکاوٹیں ہیں ان کی نشاندہی کی جائے۔

iii۔ کم سے کم 12th Grade

iv۔ اپنا ٹارگٹ Nobel Prize کا حصول رکھیں۔

سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ اس وقت جو Data اکٹھا کیا گیا ہے اس کے مطابق سکول، کالج اور یونیورسٹی جانے والے طلباء، طالبات کی تعداد 2141 ہے۔ جن میں سے 908 طلباء اور 1233 طالبات ہیں۔

اس وقت 19 طلباء و طالبات مختلف مضامین میں پی ایچ ڈی (Ph.D.) کر رہے ہیں۔ جبکہ 26 میڈیکل ڈاکٹر کے کورس میں ہیں اور سات طلباء و طالبات Law کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چار ڈینٹسٹ ڈاکٹر اور تین Orthodontist کا کورس کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ 93 طلباء و طالبات Biological Sciences میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ 45 فنانس میں ہیں، 28 انجینئرنگ میں، 73 Humanities/Arts میں ہیں اور 20 طلباء Pure Sciences میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے مختلف شعبوں میں بھی طلباء و طالبات کی ایک بڑی تعداد تعلیم حاصل کر رہی ہے۔

مختلف زبانیں جاننے کے لحاظ سے رپورٹ پیش کی گئی کہ 1468 طلباء اردو جانتے ہیں اور روانی سے بول لیتے ہیں۔

260 طلباء سپینش زبان، 64 طلباء فرنچ زبان، 14 طلباء چائینیز زبان اور 14 طلباء یوروبا (Yoruba) زبان جانتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول میں حائل مشکلات میں ایک تو والدین کا کم تعلیم یافتہ ہونا ہے، طلباء کی تعلیم میں اور معلومات میں کمی ہے۔ مالی مشکلات ہیں اور حوصلہ افزائی اور جذبہ کی کمی ہے۔

ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے Online News Letter کا اجراء کیا ہے۔ اس نیوز لیٹر میں طلباء کے لئے سکالرشپ اور انٹرن شپ کی معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔

طلباء کی ریسرچ

اس کے بعد مختلف مضامین میں پی ایچ ڈی (Ph.D.) کرنے والے طلباء نے اپنے مضمون اور ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔

سب سے پہلے اطہر ملک صاحب نے جو ہارورڈ یونیورسٹی میں M.D-Ph.D. کے طالبعلم ہیں نے Molecular میڈیکل سائنس میں اپنی ریسرچ پیش کی۔

اس کے بعد طاہر احمد صاحب نے Neuro Stem Cells کے بارہ میں اپنی ریسرچ پیش کی۔ موصوف اس مضمون میں Ph.D. کر رہے ہیں۔

بعد ازاں Ph.D. کے طالبعلم اعجاز احمد کھوکھر نے Organic Chemistry میں اپنی ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔

اس کے بعد عمر ملک صاحب نے جو Electrical Engineering میں Ph.D. کے طالبعلم ہیں۔ لیزر فزکس میں اپنی ریسرچ پیش کی۔

بعد ازاں Ph.D. کے ایک طالبعلم نے Radio Signals کے بارہ میں اپنی ریسرچ پیش کی۔ بعد ازاں طلباء نے سوالات کئے۔

طلباء سے سوال و جواب

ہستی باری تعالیٰ اور مغربی تعلیم میں دہریت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں نیوزی لینڈ کا ایک پروفیسر ریگ ہندوستان آیا تھا۔ علم ہیئت کا ماہر تھا، اس نے حضرت مسیح موعود سے سائنس اور مذہب کے حوالہ سے سوالات کئے تھے اور حضرت مسیح موعود کے جوابات سننے پر تسلی پا کر پروفیسر ریگ نے عرض کیا کہ میں تو خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے مگر آپ نے اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے بعد اس کے خیالات میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہوا۔ ملفوظات جلد 10 میں مختلف جگہوں پر اس کا ذکر موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب دیکھیں کہ جب بیج زمین سے پھٹ کر باہر نکلتا ہے تو اس میں ایک بڑی قوت سے وائبریشن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ پھٹتا ہے اور باہر آتا ہے۔ یہ چیز قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے بتائی تھی۔ جبکہ سائنس نے اب آکر بتائی ہے۔ تو جو بھی نئی نئی سائنسی دریافت ہیں، ترقیات اور ایجادات ہیں وہ سب قرآن کریم کے تابع ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی قرآن کریم سے ہی اپنی تھیوری ثابت کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن اپنے بلیٹن میں اس طرح کے مضامین لکھے کہ قرآن کریم کی ایک آیت لیں اور پھر بتائیں کہ کس طرح سائنس کی موجودہ تحقیق، اس آیت کے مطابق ہے۔ جو آج تحقیق ہوئی ہے اور جو نئی بات سامنے آئی ہے وہ چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کر دی ہوئی ہے۔ یہ کافی ثبوت ہے کہ ایک ہستی ہے جس نے یہ سب کچھ چودہ سو سال پہلے بتایا اور یہی خدائی کا ثبوت ہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں اور خصوصاً آخری عشرہ میں جو خواب آئے ہم اس کی کس طرح تعبیر کر سکتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سچی خواب تو آپ سارا سال دیکھ سکتے ہیں۔

ایسا نہیں ہے کہ صرف رمضان میں ہی سچی خواب آئے۔ باقی مختلف سکالرز نے خوابوں کی تعبیرات کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی خوابوں کی تعبیریں فرمائی ہیں اور یہ اردو زبان میں موجود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ آپ کے دماغ میں، ذہن میں کوئی مسئلہ ہوتا ہے، پریشانی ہوتی ہے اور رات خواب میں آجاتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ساری خوابیں سچی ہوں۔ انسان کے سارے دن کے خیالات بھی خواب میں آجاتے ہیں اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ تہجد کے وقت ہی سچی خواب آئے۔ یہ تو فجر کے بعد صبح کی نیند میں بھی آسکتی ہے۔

دوپہر کے بعد کی نیند میں بھی آسکتی ہے۔ رات کے پہلے حصہ کی نیند میں بھی آسکتی ہے۔ کسی وقت بھی آسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی ضروری نہیں کہ رمضان میں آپ کی ہر خواب سچی ہے۔ خاص طور پر جن دنوں آپ کنفیوز ہیں، پریشان ہیں، ضروری نہیں کہ ان دنوں ہر خواب سچی ہو۔

فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا سردست تو ہم غانا میں ایک یونیورسٹی کے قیام کا جائزہ لے رہے ہیں۔ دیکھ رہے ہیں۔ یہ پراجیکٹ ہو جائے تو اس کے بعد ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا دیکھیں گے۔ ریسرچ کے لئے تو بڑے اخراجات کی بھی ضرورت ہوگی۔

اس سوال کے جواب میں کہ نوبیل پرائز کا حصول کس طرح ہو، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم سے Topic لیں اور اپنے سپروائزر کو کہیں کہ یہ مضمون ہے اور یہ Topic ہے جس پر ہم ریسرچ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر قرآن کریم کی دی ہوئی تعلیم اور راہنمائی کی روشنی میں اپنی ریسرچ کو مکمل کریں اور اس پر نوبیل پرائز حاصل کریں۔ اس کے لئے قرآن کریم کو بار بار پڑھیں۔ ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور پھر اس کے گہرے معانی اور مطالب پر غور کریں اور ان کو سمجھیں پھر کسی چیز کے لئے ریسرچ کریں۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ پانچ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد طلباء نے گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

کانگرس مین سے ملاقات

ابھی ملاقاتیں جاری تھیں کہ اس دوران پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق کانگرس مین Michael Honda(Congressman) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے بیت الرحمٰن آئے۔

موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات میٹنگ روم میں آٹھ بجکر دس منٹ پر شروع ہوئی۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہاں موجودگی کی وجہ سے مجھے خوشی ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسرائیلی وزیراعظم کو اور دوسرے ایک دو صدران کو جو خطوط لکھے ہیں وہ میں نے پڑھے ہیں۔ حضور امن کے قیام کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں۔ وہ قابل قدر ہے۔

موصوف نے کہا کہ Sanjose میرا علاقہ ہے وہاں کافی احمدی ہیں اور وہ مختلف پروگرام اور فنکشن وغیرہ کرتے رہتے ہیں اور میں ان میں شامل ہوتا ہوں۔

موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے شکاگو سے یہاں واشنگٹن تک کا سفر بذریعہ سڑک کیا ہے اور ملک دیکھا ہے۔ اس پر کانگرس مین نے کہا کہ کیلیفورنیا جو اس کا ایریا ہے وہاں بھی تشریف لائیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے بہت سے ممالک کا سفر کرنا ہوتا ہے اور دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں لوگ میرا انتظار کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا ان کے علاقہ میں کوئی بیت الذکر ہے اس پر بتایا گیا کہ Silicon Valley جماعت ان کے ڈسٹرکٹ میں ہے۔ وہاں ہماری بیت البصیر ہے۔

موصوف نے بتایا کہ میں اپنے علاقہ میں تعلیم کے سلسلہ میں خصوصی طور پر مدد کرتا ہوں اور کھلے دل کے ساتھ کام کر رہا ہوں اور یہ میری ماں کی تعلیم تھی وہ بڑی عقلمند خاتون تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اپنا دل کھلا رکھو۔

حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ یہ تعلیم آپ اپنی اگلی نسل میں بھی جاری رکھیں گے۔ اس پر اس نے کہا ہاں بیٹی میں تو ہے لیکن بیٹے کی اپنی خاص طبیعت ہے۔

حضور انور نے فرمایا تعلیمی سہولیات میں مدد کے لحاظ سے آپ کا مقصد بہت اچھا ہے۔ کیا آپ نے فوکس اپنے لوگوں پر کیا ہوا ہے یا تیسری دنیا کے غریب ممالک، لوگوں کے لئے بھی ہے۔ اس پر موصوف نے کہا کہ وہ صرف اپنے علاقے کے لئے کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے علاقے کے سکولوں کا اور تعلیم کا معیار بھی اسی طرح بلند ہو۔ جو دوسری سٹیٹ کا ہے۔

آخر پر موصوف نے بتایا کہ وہ کل حضور انور کے Capital Hill والے پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں۔

یہ ملاقات آٹھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور نے مہمان کا شکریہ ادا کیا اور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتیں دوبارہ شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج شام کے سیشن میں مجموعی طور پر پچاس فیملیز کے 296 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی فیملی کا تعلق جماعت Silver Spring سے تھا۔ یہ بیت الرحمٰن کے حلقہ کی جماعت ہے۔

ملاقاتوں کا پروگرام آٹھ بجکر پچپن منٹ پر ختم ہوا۔

کانگرس وومن سے ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں Congresswoman Jackie Speier حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی ہوئی تھیں۔

حضور انور نے ان کے آنے کا شکریہ ادا کیا۔ اس پر موصوفہ نے کہا یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں یہاں آئی ہوں اور حضور انور سے مل رہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ آپ پاکستان میں جماعت کے حالات کے حوالہ سے کافی مدد کرتی ہیں اور میٹنگ وغیرہ ارینج کرواتی ہیں اور بات حکام تک پہنچاتی ہیں۔ حضور انور نے اس پر محترمہ کا شکریہ ادا کیا۔

موصوفہ نے بتایا کہ پاکستان کی نئی ایمبیسیڈر آئی ہیں۔ پرسیکیوشن کی بات وغیرہ بھی ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ لوگ تو خود ہی بے بس ہیں۔ کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کرسکتے۔ ان کے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی بات کرنی ہے تو پاکستانی حکومت سے کریں اور مخلوط انتخاب کی بات ہو اور سب کو برابر کا ووٹ کا حق ہو۔

Joint Election ہو تو بہت سے مسائل کا حل ہو جائے۔

بلاسفمی لاء (یعنی توہین رسالت کے قانون) کے سوال پر کہ یہ ختم ہو سکتا ہے یا نہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کوئی حکومت اس کو ختم نہیں کرسکتی۔ اگر اسمبلی میں بل پیش ہو تو شور پڑ جائے گا۔ اگر Joint Election ہو تو بہت سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ توہین رسالت کا قانون اگر ختم نہ بھی ہو تو کم از کم اس کی شکل بدل جائے گی، ہر کوئی اٹھ کر اس کو استعمال نہیں کرسکے گا۔ اگر کوئی لاء (Law) بنانا ہی ہے تو پھر وہ ہر مذہب کے بانی کے لئے ہونا چاہئے۔ قرآن کریم نے ہر نبی کے احترام کو لازم قرار دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر Joint Election ہو تو آپ بہت سارے مسائل کو حل کرسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل جو ڈرون اٹیک ہو رہے ہیں۔ اس سے عوام میں امریکہ کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہ حملے امریکہ سے فاصلہ پیدا کر رہے ہیں۔ اس پر موصوفہ نے کہا کہ بہت زیادہ معصوم جانیں بھی قربان ہو رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کوشش کرکے پاکستان کے عوام میں اعتماد پیدا کریں۔ مولوی سر پر سوار ہو رہا ہے اور اپنے پیچھے چلنے والوں کی تعداد کو بڑھا رہا ہے جب تک اعتماد پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک مولوی سر پر سوار رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کے علاقے کی جو ریجنل Politics ہے اس میں اپنی حکمت عملی کو تبدیل کریں۔ ڈرون حملے امریکہ کے خلاف نفرت بڑھا رہے ہیں اس لئے اپنی پالیسی میں تبدیلی پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا پاکستان کے سارے حالات کا جائزہ لے کر گہرائی میں جا کر تفصیلی سروے کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کے عام لوگوں سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ وہ کس طرح آپ کے قریب آسکتے ہیں۔ حکومت، گورنمنٹ کو چھوڑیں، لوگوں سے مل کر گہرائی میں جا کر جائزہ لیں۔

Jackie Speier نے کہا کہ ہم پاکستان میں NGOs کی مدد کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ بیرونی ممالک کی NGOs کی مدد کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ پاکستان کی NGOs کو پیسے دیں گے تو وہ کھا جائیں گے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ میری خواہش تھی کہ میں اور وقت گزاروں لیکن میرا شیڈیول مصروف ہے۔ یہ ملاقات نو بجکر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

طالبات سے ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق لجنہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں کالج اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزہ سائرہ بھٹی نے تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔

صدر لجنہ کی رپورٹ

اس کے بعد نیشنل صدر لجنہ صالحہ ملک صاحبہ نے اپنی ایک رپورٹ پیش کی جس میں بتایا کہ احمدی طالبات ہر تعلیمی شعبہ میں تعداد اور معیار کے لحاظ سے سب سے آگے ہیں اور غیر احمدی

طالبات میں بھی پیش پیش ہیں۔

اس کلاس کے لئے 232 طالبات نے اپلائی کیا تھا۔کلاس میں 140 طالبات موجود ہیں۔ان طالبات میں سے زیادہ تر میڈیکل اورنفسیات کے مضامین پڑھ رہی ہیں۔ساٹھ فیصد طالبات Bachelors کی ڈگری حاصل کررہی ہیں۔ان میں سے پچاس فیصد Pure Sciences میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔

پندرہ طالبات ایسی ہیں جو پی ایچ ڈی (Ph.D.) کی ڈگری حاصل کررہی ہیں۔

ریسرچ کا تعارف

بعدازاں پی ایچ ڈی میں تعلیم حاصل کرنے والی بعض طالبات نے اپنی تعلیم اور ریسرچ کے حوالہ سے مختصر تعارف پیش کیا۔

سب سے پہلے Fonia صاحبہ نے بتایا کہ انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے Ph.D. کی ہے اوراب ہارورڈ یونیورسٹی میں Parkinson's Diseases پرریسرچ کررہی ہیں۔

ایک طالبہ نے بتایا کہ سائنس ایجوکیشن میں ریسرچ ہے، ہسٹری آف سائنس اور نیچر (Nature) آف سائنس میں ان کی Speciality ہے۔

مائدہ خالد صاحبہ نے بتایا کہ وہ Ph.D. میں فائنل ایئر کی طالبہ ہیں Clinical Applied Science کا فائنل ایئر ہے اور ان کی ریسرچ Autism in Minority Population میں ہے۔

ملیحہ لقمان صاحبہ نے بتایا کہ وہ اپنے Ph.D. پروگرام میں Mathematics میں ریسرچ کا ارادہ رکھتی ہیں۔

فریدہ چوہدری صاحبہ نے بتایا کہ میڈیا میں مسلمانوں کے Image کے بارہ میں ریسرچ کا ارادہ ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کوسوالات کی اجازت عطافرمائی۔

سوال وجواب

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو بلکہ تمام لجنہ کوگھر سے اپنے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی میں پردے کے بارے میں توجہ دلائی۔ ان کو احمدی خواتین ہونے کی ذمہ داری کا احساس دلایا۔

تعلیم کے دوران شادی کرنے کے سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر رشتہ اچھا ہوتو یہ شادی کر دینی چاہئے اور پھر میاں بیوی کی افہام وتفہیم کے بعد تعلیم جاری رکھی جاسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایک احمدی عورت کی سب سے اہم اور پہلی ذمہ داری اپنے گھر کی ذمہ داری ہے اور اگلی نسل کو بچانا ہے۔شادی کے بعد تعلیم کا درجہ دوسرا ہو جاتا ہے اور خاوند کی رضامندی کے ساتھ تعلیم کا حصول ہوسکتا ہے۔

Students Lone کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ شادی سے پہلے جو تعلیم حاصل کی گئی ہے اس کی ذمہ داری لڑکی خود یا اس کے والدین پر ہوتی ہے اور شادی کے بعد خاوند کی رضامندی کے ساتھ اس کی ذمہ داری ہوگی۔

کام پر، Job پر مردوں سے ہاتھ ملانے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو Logic حجاب کے متعلق ہے وہی Logic مردوں سے ہاتھ نہ ملانے میں بھی ہے یعنی اگر آپ کسی غیر محرم کی آنکھوں سے بچتی ہیں تو اس کے ہاتھوں سے کیوں نہیں!

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سوسائٹی میں، اپنے گھر میں، اپنے سسرال والوں کے ساتھ اور اپنے ماحول میں جو بھی بے چینیاں اور پریشانیاں پیدا ہوں وہ استغفار کرنے اور لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم پڑھنے سے دور کی جاسکتی ہیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

بعدازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرحمٰن تشریف لے جا کر نمازمغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پرتشریف لے گئے۔

(ماخوذ)

جاگیرداری۔اصطلاح کا پس منظر

لفظ ''جاگیرداری'' ظہیر الدین بابر کے عہد میں ہندوستان میں مروج ہوا اور اس میں تنوع جلال الدین اکبر نے پیدا کیا۔اس کے عہد میں فوجی یا منتظم کو تنخواہ کے طور پر جاگیر دی جاتی تھی، تاہم جاگیردار ہر تین یا چار برس کے بعد تبدیل ہوجاتا تھا۔اس طرح جاگیردار کسی ایک علاقے میں ٹک کر اپنا اثر ورسوخ بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکتا تھا۔ ایسے جاگیرداروں کیلئے لفظ ''یتول'' مستعمل تھا۔ بطور تنخواہ دی جانے والی جاگیریں ''تن خولہ'' اور ''غیر مشروط'' جاگیریں انعامی کہلاتی تھیں۔ بادشاہ کے کارندوں کی زیر نگرانی جاگیریں'' پائے باقی'' کہلاتی تھیں اور خالص شاہی خاندان کیلئے مختص ہوتی تھی۔ تاہم اس دور میں آج کی طرح اندھیر نگری نہیں تھی۔ بادشاہ، کسان کو جاگیردار کے ظلم سے بچانے کیلئے قانون گو، فوج دار، قاضی، واقعہ نویس اور سوانح نویس مقرر کرتا تھا، جو دربار کو جاگیردار کے خلاف کسان کی شکایات سے آگاہ رکھتے تھے۔

راجپوت امراء کو'' وطنی جاگیر'' دی جاتی تھی، جو موروثی ہوتی تھی، لیکن اس میں توسیع کی اجازت نہیں تھی ۔اس کے بدلے وہ بادشاہ کی فوجی مدد کرنے کے پابند ہوتے تھے۔بعض اوقات انہیں ''تن خولہ'' جاگیر بھی دی جاتی تھی۔ایسے حکمرانوں کو راجا یا مہاراجہ کے بجائے زمیندار کہا جاتا تھا، تاکہ ان کا رتبہ کم رہے۔ جاگیر کی ایک قسم ''مدد معاش'' بھی تھی ۔ یہ مسلمان صوفیاء، مشائخ اور ایسے خاندانوں کو دی جاتی تھی، جنہیں بے ضرر سمجھا جاتا تھا۔عہد اکبری میں ایسی جاگیریں ہندو جوگیوں اور مندروں کو بھی دی گئیں، یہ جاگیریں ٹیکس سے مستثنٰی ہوتی تھیں، البتہ ملکیت نہیں ہوتی تھیں اور ان کی تجدید بھی ہوتی رہتی تھی ۔ تاہم اورنگ زیب عالمگیر نے دباؤ میں آکر یہ جاگیریں علماء، صوفیاء اور مشائخ کو موروثی بنیادوں پر عطا کردیں۔

لفظ زمیندار کا استعمال ہندوستان میں چودھویں صدی عیسوی میں دیکھنے کوملا۔زمیندار، اپنے قبیلے یا برادری کا سردار ہوتا تھا۔1580ء سے 1680ء تک زمیندار حکومت کو ایک مقررہ لگان ادا کیا کرتے تھے، ایسی زمینیں وراثتی ہوتی تھیں اور انہیں فروخت کرنے یا رہن رکھنے کا حق بھی حاصل تھا۔ مغل سلطنت میں پھیلاؤ آیا تو خاص طور پر منصب داروں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوگیا اور انہیں دینے کیلئے زمین کم پڑ گئی، تو بہادر شاہ اول (1707-1712ء) کے عہد میں خالصہ زمینوں سے جاگیریں نکال نکال کر دینا پڑیں، جس سے شاہی خاندان کیلئے زمینیں (خالصہ) ختم ہوگئیں۔ اورنگ زیب کے انتقال کے بعد مغل تخت پر قبضے کیلئے شہزادوں میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ ہر امیدوار اپنے طور پر جاگیرداروں کو لالچ دے کر فوج تیار کراتا اور جو بھی بادشاہ بن جاتا وہ جاگیریں تقسیم کرتا۔محمد شاہ (1719-1748ء) کے عہد میں نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ زمینیں ختم ہوگئیں۔ قلعے اور دربار کے عملے کو مہینوں تنخواہیں نہیں ملتی تھیں۔ بادشاہ خود اپنے اخراجات کیلئے دوسروں کا دست نگر ہو گیا۔ اسے مرہٹوں کے وظیفوں اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے وظیفوں پر گزراوقات کرنا پڑ گئی۔اس بحران سے نکلنے کیلئے جاگیریں اجارے پر دی جانے لگیں۔اس طریقہ کار میں چھوٹا زمیندار پس کر رہ گیا۔ سیاسی انتشار کے دوران اجارہ داروں نے جاگیروں پر قبضے کر لئے اور وراثتی حقوق حاصل کر لئے۔اس صورتحال میں مختلف علاقوں میں کسانوں نے بغاوت کردی۔

انگریز نے زمین کی ملکیت کا طریقہ کار اپنایا۔ 1792ء میں لارڈ کارنوالس نے'' بندوبست دوامی'' کے تحت بنگال، اڑیسہ اور بہار میں زمین دو طریقوں سے تقسیم کی۔ پہلا یہ کہ جاگیرداروں کا موروثی حق ملکیت تسلیم کرتے ہوئے انہیں زمینیں دے دی گئیں۔ دوسرے زمینوں پر خود کاشت کرنے والے کسانوں کو ان کی زمینیں دے دی گئیں۔ یہ انگلستان کے جاگیرداری نظام ہی کی ایک شکل تھی۔ اس دوران انگریز ان افراد کو بھی نوازتے رہے، جنہوں نے ہندوستان میں انہیں پیر جمانے میں مدد دی تھی۔ان میں وہ لوگ نمایاں تھے جنہوں نے اندرون ملک، افغانستان اور برما کی لڑائیوں میں انگریز سرکار کی مدد کی تھی۔ ادھر کسانوں کے حالات زیادہ خراب ہونے لگے تو انہوں نے لوٹ مار شروع کردی ۔ یاد رہے کہ 1857ء میں وہی تعلقہ دار زیادہ پیش پیش رہے جو 1956ء کے بندوبست کے باعث زمینوں سے محروم ہوگئے تھے۔

سندھ کے حکمران میروں نے اپنے عہد میں مسلمان پیروں اور مشائخ کو بھی زمینیں عطا کیں۔ جنہیں انہوں نے مزید زمینیں خرید خرید کر وسیع تر کرلیا اور بڑے جاگیرداروں کی صفت میں شامل ہوگئے ۔انگریز آئے تو ان لوگوں نے ان کے ہاتھ اپنی وفاداریاں فروخت کر کے مزید مراعات حاصل کرلیں۔

1849ء میں پنجاب پر برسر اقتدار سکھوں کو شکست دلوانے میں جن سکھوں نے انگریز کی مدد کی تھی، انگریزوں نے مزاحمت کرنے والے سکھوں کی جاگیریں چھین کر انہیں دے دیں۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں جن لوگوں نے انگریزوں کی مدد کی، انہیں بھی دل کھول کر نوازا گیا۔

(سنڈے ایکسپریس 31/اکتوبر 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

خدا تعالیٰ کی رضا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راست بازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہے۔“

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-308)

تمام احباب وخواتین سے التماس ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضاں/ ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم محمد سلیمان صاحب ولد مکرم بقا محمد صاحب آف گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر حال لاہور کینٹ مورخہ 3 جولائی 2012ء کو بعمر 82 سال وفات پا گئے۔ مورخہ 6 جولائی کو نماز جمعہ کے بعد بیت المبارک میں مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ نماز جنازہ میں شرکت کیلئے دو بیٹے بیرون پاکستان سے ربوہ پہنچ گئے تھے۔ موصوف نمازوں میں باقاعدگی سے شامل ہونے والے اور دعوۃ الی اللہ کا خاص شوق رکھتے تھے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ کینیا کا رسولی کا آپریشن کینیا میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عبدالمنان شاہد صاحب ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم طفیل محمد صاحب ابن مکرم ملک فقیر محمد صاحب دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے بچاتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم میاں ناصر احمد غالب صاحب سیکرٹری وصایا محلّہ دارالانوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم بختیار احمد خان صاحب لندن کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب آف حیدرآباد حال کینیڈا مثانہ میں کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کینسر کے مضر اثرات اور جملہ پیچیدگیوں سے بچاتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ کاغذات

مکرم پرویز محمود صاحب 7/37 فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پنشن سے متعلقہ دو عدد انتہائی ضروری کاغذات مورخہ 6 جولائی 2012ء کو بوقت 11:30 بجے دن نیشنل بینک ربوہ سے شاہین فوٹوسٹیٹ تک جاتے ہوئے راستہ میں گر گئے ہیں۔ اگر کسی کو ملے ہوں تو دفتر صدر عمومی پہنچا دیں۔ یا مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ 047-6213411 موبائل 0336-7069752

تقریب آمین

مکرم ضیاء الدین ناصر صاحب احمد نگر تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 6 جولائی 2012ء کو میرے بیٹے مسرور احمد کی تقریب آمین ہوئی۔ 8 سال کی عمر میں موصوف نے قرآن کریم کا پہلا دور ختم کیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ طیبہ ضیاء صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ مکرمہ طیبہ صاحبہ کے ماموں محترم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے سینے کو نور قرآن سے منور کرے اور باقاعدہ تلاوت قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ گلشن راوی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ نجمہ سلیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلیم احمد انجم صاحب نائب صدر حلقہ ٹاؤن شپ لاہور کو 27 جون 2012ء کو فوڈ پوائزننگ کی شکایت ہوئی۔ خیر النساء، شیخ زاید اور رشید ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہیں۔ لیکن تقدیر غالب آئی اور 29 جون کو انتقال کر گئیں۔ ان کی نماز جنازہ پہلے بیت الکریم ٹاؤن شپ لاہور میں ہوئی۔ پھر 3 جولائی کو بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے ایف سی کالج لاہور سے ایم ایس سی کیا تھا۔ اور ورچول یونیورسٹی سے ایم بی اے کے فائنل سمسٹر کی طالبہ تھیں۔ جماعتی خدمات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ہر دلعزیز، ملنسار، خوش اخلاق اور اخلاص و وفا رکھنے والی تھیں۔ مرحومہ حضرت محمد عبداللہ ایرانی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب امیر ضلع جھنگ کی بھتیجی تھیں۔ مرحومہ نے والدین کے علاوہ چار بھائی، منیب احمد عطاء المجیب لندن، حکیم احمد، علیم احمد، دو بہنیں بشریٰ سلیم جرمنی اور عطیۃ العلیم کینیڈا سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم فرخ احمد کامران صاحب جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد رشید صاحب دارالصدر شمالی حال مقیم لاہور مورخہ 24 جون 2012ء کو شام چار بجے مختصر علالت کے بعد لاہور میں 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر جماعت ضلع راولپنڈی کی بیٹی اور حضرت منشی عبدالعزیز اوجلوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے از رفقاء 313 کی نواسی تھیں۔ آپ کے خاندان کا خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ گہرا اور دیرینہ تعلق ہے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی رضاعی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ بفضل خدا موصیہ تھیں۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور 25 جون کو صبح 8 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ صابر و شاکر ملنسار اور دعا گو خاتون تھیں۔ دارالصدر شمالی میں آپ کو متعدد بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا موقع ملا۔ مرحوم نے لواحقین میں ایک بیٹا خاکسار اور 4 بیٹیاں اور متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ آمنہ گلزار صاحبہ بنت مکرم گلزار احمد صاحب وصیت نمبر 89697 نے مورخہ یکم جنوری 2009ء کو 18/5 دارالنصر غربی اقبال ربوہ سے وصیت کی تھی۔ سال 10-09 سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

چونڈی
دانت نکالتے بچوں کے دستوں کیلئے
حب مسان
بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

نیشنل بینک آف پاکستان ملک کا بہترین بینک قرار

نیشنل بینک آف پاکستان کو عالمی شہرت یافتہ مالیاتی جریدہ ’’دی بینکر‘‘ کی جانب سے سال 2012ء کیلئے دنیا کے 1000 نمایاں بینکوں میں شامل کرتے ہوئے پاکستان کا بہترین بینک قرار دیا ہے۔ بینک سے جاری کردہ بیان کے مطابق دی بینکر کی جانب سے دنیا کے ایک ہزار نمایاں بینکوں کی فہرست 1970ء سے مرتب کی جا رہی ہے، جس کا مقصد بینکاری شعبہ سے متعلق جامع اور مستند معلومات کی ترویج ہے جبکہ یہ معلومات تجزیہ اور کاروبار سرمایہ کاری مقاصد کیلئے بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

بھارت مغربی ساحل پر واقع گھاٹیاں عالمی ثقافتی ورثے میں شامل

اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو نے بھارت کے مغربی ساحل پر واقع گھاٹیوں کو عالمی ثقافت کی فہرست میں شامل کرلیا ہے۔ بھارت کے مغربی ساحل پر واقع یہ پہاڑی سلسلے سینکڑوں قسم کے حیوانات و نباتات کا مسکن ہیں۔ گزشتہ روز روس کے شہر سینٹ پیٹرز برگ میں ایک اجلاس کے دوران یونیسکو کے نمائندوں نے مغربی گھاٹیوں کے 39 مقامات کو عالمی ورثے کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پہاڑی علاقہ تقریباً ایک لاکھ ساٹھ ہزار سکوائر کلومیٹر کے رقبے میں پھیلا ہوا ہے جو جنوب سے شروع ہوکر ریاست گجرات کے شمال تک جاتا ہے۔

کم کاربوہائیڈریٹ خواتین کے عارضہ قلب میں اضافے کا سبب

اٹیکنز ڈائٹ والی خواتین خود کو عارضہ قلب اور سٹروک کے خطرات میں ڈال رہی ہیں۔ جو خواتین باقاعدگی سے کم کاربوہائیڈریٹ اور ہائی پروٹین والی غذائیں استعمال کرتی ہیں ان کے ایسی غذائیں نہ کھانے والی خواتین کے مقابلے میں عارضہ قلب میں لاحق ہونے کے دگنے احکامات ہوتے ہیں۔ بی ایم جے ڈاٹ کام پر شائع ہونے والی ریسرچ میں کہا گیا کہ 15 برسوں کے دوران 43000 سے زائد خواتین کا تجزیہ کیا گیا جن میں سے 1270 خواتین کارڈیو ویسکولر امراض سے دوچار ہوئیں ڈاکٹری سروے میں ریسرچرز نے پتہ لگایا کہ اگر خواتین کاربوہائیڈریٹ لینے میں 20 گرام روزانہ کمی کردیں اور 5 گرام پروٹین میں اضافہ کردیں تو ان کے کارڈیو ویسکولر امراض سے دوچار ہونے کے بعد 5 فیصد خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ 20 گرام کاربوہائیڈریٹ چھوٹے بریڈ رول کے برابر ہوتے ہیں جبکہ 5 گرام پروٹین ابلے ہوئے ایک انڈے کے برابر ہوتے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 12 جولائی	
طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18

موٹر سائیکل برائے فروخت

جماعتی ادارہ کا استعمال شدہ ایک موٹر سائیکل Honda 125 ماڈل 2005ء مورخہ 15 جولائی 2012ء کو 11 بجے دن دفتر صدر عمومی میں بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند افراد وقت کی پابندی کے ساتھ پہنچ جائیں۔ موٹر سائیکل دیکھنے کیلئے دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

جرمن وکیور یٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

FR-10